ضبط وترتیب: جناب شفیق الدین فاروقی

مولانا حامد الحق حقانی کی قومی اسمبلی میں اذانِ حق

نفاذِ شریعتؐ اور علاقہ کی ترقی پر مفصل خطاب

۲۹ مارچ ۲۰۰۴ء کو پارلیمنٹ ہاؤس قومی اسمبلی میں مولانا حامد الحق حقانی ایم این اے نے پارلیمنٹ کے مشترکہ سیشن سے صدر کے خطاب پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے مفصل تقریر فرمائی۔ مولانا صاحب وقتاً فوقتاً قومی اسمبلی کے اس قلیل عرصہ میں آوازِ حق اٹھاتے چلے آئے ہیں۔ بین الاقوامی، قومی وعلاقائی ایشوز پر وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جمعیت علماء اسلام کی بھرپور نمائندگی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ اپنے آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی تقاریر کا اصل ہدف پاکستان میں شریعت مصطفیٰ علیہ السلام کے نفاذ کا مطالبہ ہے۔ ماضی میں سینٹ آف پاکستان میں مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مدظلہ کا پیش کردہ شریعت بل پانچ سال کی طویل بحث وتمحیص کے بعد ۱۳ مئی ۱۹۹۰ء کو متفقہ طور پر نفاذ شریعت ایکٹ ۱۹۹۰ء کے عنوان کے ساتھ منظور کرلیا گیا تھا۔ یہ بل ۱۳ جولائی ۸۵ء کو ایوان بالا میں پیش کیا گیا تھا، اور اس پر پانچ سال کے دوران متعدد کمیٹیوں نے کام کیا۔ اور اسے سینٹ سیکرٹریٹ کی طرف سے عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے مشتہر بھی کیا گیا، ملک بھر میں کئی سال تک اس کے ہر پہلو پر بحث ومباحثہ جاری رہا۔ بل میں مختلف حلقوں کی طرف سے متعدد ترامیم پیش کی گئیں۔ اور ترامیم سمیت سینٹ نے بل کا آخری مسودہ متفقہ طور پر منظور کرلیا۔ جسے آگے جاکر قومی اسمبلی نے منظور کرنا تھا، مگر قومی اسمبلی میں پیش ہونے کے بعد اسے مسخ کردیا گیا اور یہ بالکل غیر موثر ہوکر رہ گیا۔ اب اس بل کو شریعت بل کے محرک مولانا سمیع الحق مدظلہ کے صاحبزادے مولانا حامد الحق حقانی نے نفاذ شریعت ایکٹ ۲۰۰۳ء کے نام سے موجودہ قومی اسمبلی میں منظور کرانے کے لئے دوبارہ قومی اسمبلی کے سیکرٹریٹ میں داخل کروانے کی سب سے پہلے سعادت حاصل کی۔ ذیل کی تقریر میں محرک شریعت بل مولانا حامد الحق حقانی نے اسی بل کی منظوری پر زور دیا ہے۔ جو قارئین الحق کے سامنے من وعن پیش کیا جارہا ہے ...... (ادارہ)

جناب اسپیکر! مولانا حامد الحق حقانی صاحب۔

مولانا حامد الحق حقانی: جناب اسپیکر! شکریہ آپ نے موقع عنایت فرمایا۔ آج اس پارلیمنٹ میں ہم سب مل کر ملک اور قوم کی فلاح وبہبود کی مشترکہ بات کررہے ہیں۔ کوئی حزب اقتدار میں ہے تو کوئی حزب اختلاف میں

ہے، ہمیں حوصلہ سے سب کے پوائنٹس (Points) سننے ہوں گے۔ جناب جنرل پرویز مشرف نے جو خطاب یہاں پر کیا اس میں پاکستان کے اندر نعمتوں کا ذکر کیا کہ پاکستان مالا مال ہے، یہاں قدرتی وسائل ہیں، پاکستان اپنے پاؤں پر کھڑا ہے، لیکن جناب اسپیکر انہوں نے سابقہ حکمرانوں کی طرح روش اختیار کی۔ انہوں نے صرف ایک بات نہیں کی تو وہ پاکستان میں اسلامائزیشن کی بات نہیں کی۔ ہمارے ملک کے عوام کی چھپن سال سے یہ آس ہے، اس امید پر وہ منتظر ہیں کہ یہاں پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ ہو۔ جو کہ ہمارے تمام مسائل کا حل ہے۔ **جناب اسپیکر!** یہاں اسمبلیاں آتی ہیں بنتی ہیں، بگڑتی ہیں، ہم قوم کے ساتھ ٹوپی ڈرامہ کھیلتے رہتے ہیں۔ کوئی اپوزیشن میں بیٹھتا ہے۔ کوئی اقتدار میں لیکن ملک اور قوم کے لئے یہاں سنجیدگی سے بات نہیں ہوتی۔ عوام کے مسائل دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں۔ آج ہم جن مشکلات کا شکار ہیں، جس بدامنی کا شکار ہیں، جس مہنگائی کا شکار ہیں اور جو ہماری پاکستانی قوم کی ذہنی کیفیات ہیں پوری قوم ذہنی اور روحانی مریض بن چکی ہے۔ اس مرض کا ایک ہی علاج ہے کہ اس ملک میں شریعت نافذ کی جائے۔ **جناب اسپیکر!** میں یہ بات پورے درد کے ساتھ یہاں کر رہا ہوں کہ اس لئے یہاں پر میرے آباؤ اجداد، میرے دادا شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحبؒ اس پارلیمنٹ میں تین مرتبہ آئے انہوں نے اسلام کی بات کی۔ میرے والد مولانا سمیع الحق سینیٹر پارلیمنٹ سے پانچ چھ مرتبہ وابستہ چلے آرہے ہیں۔ انہوں نے ۸۵ء سے ۹۰ء تک شریعت بل کے لئے جدوجہد کی اور بلاآخر شریعت بل کو سینٹ ایوان بالا آف پاکستان سے پاس کروایا۔ آج جناب والا! اللہ تعالیٰ نے وہ دن بھی دکھایا کہ ان کے خاندان ان کے گھر کی تیسری نسل یہاں آ کے اسلام اور شریعت کی بات کرے۔ ہم نے صرف بات ہی یہاں نہیں کی پریکٹیکلی (Practically) کر کے دکھایا۔ میں نے شریعت بل ۲۰۰۳ء کے نام سے قومی اسمبلی میں آپ کے پاس جمع کر رکھا ہے۔ خدارا قوم کی تمنائیں اور امیدیں اس کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ اس کو پارلیمنٹ کے فلور (Floor) پر لائیں، ایجنڈے پر لائیں، کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے کہ کون شریعت کی مخالفت کرتا ہے؟ اور کون شریعت کی حمایت کرتا ہے؟ ہماری شریعت میں فسطائیت نہیں ہے، ہماری شریعت میں یہاں اقلیتوں کو جو حقوق حاصل ہوں گے وہ بھی ہماری آنے والی نسلیں دیکھیں گی کہ ان کو اسلام کون سے حقوق دیتا ہے۔ کسی کو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ کبھی خواتین اٹھتی ہیں، تو کبھی اسلام سے خوفزدہ کرنے کے لئے یہاں مختلف باتیں اٹھائی جاتی ہیں۔ ہماری قوم میں مختلف قوتیں یہاں تفریق پیدا کرتی ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ یہ قوم آپس میں مسائل میں خصوصاً فروعی مسائل میں الجھی رہے، لڑتی رہے۔ یہاں پر عملاً اسلامی نظام کا نفاذ نہ آئے، لیکن یہ ہماری تمنا ہے۔ میں اپنے متحدہ مجلس عمل کے بھائیوں سے درخواست کروں گا کہ ہم نے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کے نام پر ووٹ لیا۔ ہمیں یہاں سیاست نہیں کرنی ہوگی، سیاست نبویؐ کرنی ہوگی۔ کتاب کے نام پر ووٹ لیا ہے تو کتاب کے نام پر جس شریعت بل ۲۰۰۳ء کو میں نے قومی اسمبلی میں جمع کروانے کا جرم کر رکھا ہے اس جرم کو خدارا معاف کر دیا

جائے۔ میں نے کوئی سیاسی غلطی نہیں کی۔ اس کی سپورٹ (Support) کیلئے میرے ساتھ ایم ایم اے کے ساتھی اٹھیں، پیپلز پارٹی کے ساتھی اٹھیں، مسلم لیگ (ن) اور اس کے تمام دھڑوں کے ساتھی اور پارلیمنٹ کی تمام پارٹیاں اٹھیں۔ حکمران اور حکومت بھی سنجیدگی سے ہمارا ساتھ دیں۔ تب ہی اس ملک کے مسائل حل ہوسکیں گے۔ میں جناب وزیراعظم جمالی صاحب سے درخواست کروں گا کہ میں نے اپنی چھوٹی سی عمر میں اس پارلیمنٹ سے بہت سے حکمرانوں کو آتے جاتے ہوئے دیکھا ہے۔

میں نے دیکھا ہے کہ یہاں بڑے بڑے جرنیل صدر اور وزیراعظم چند سال رہتے ہیں، بدل جاتے ہیں۔ خدارا جمالی صاحب آپ کے پاس وقت ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو موقع دیا ہے۔ آپ ڈریئے نہیں؟ اور نعرہ تکبیر کہیے۔ ہم آپکا ساتھ دینگے۔ اس ملک کے مسائل کے حل کیلئے سب سے پہلے یہاں اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کریں۔ پھر پوری پارلیمنٹ آپ کی پشت پر کھڑی ہوگی۔

محترم اسپیکر صاحب! ہم یہاں صرف اس لئے نہیں آئے کہ ہم حکومت کی مخالفت برائے مخالفت کریں۔ اگر مثبت بات آپ کی طرف سے آئے گی، دینی مدارس میں مثبت قدم کی بات ہوگی۔ کمپیوٹرز کی بات ہوگی۔ تو ہم اس بات کو اپریشیٹ (appreciate) کریں گے، سپورٹ (support) کریں گے اور اگر آپ یہاں صرف بیرونی حکمرانوں کے کہنے پر اس ملک کو داؤ پر لگائیں گے۔ تو پھر ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ یہاں پر انشاءاللہ ہمارے ساتھی حزب احتساب کا کردار ادا کرینگے۔ ہماری یہ خواہش نہیں کہ حکومتیں گرتی جائیں، صرف حکمرانوں کے چہرے بدلتے جائیں، ہمیں یہاں غرض ہے کہ قوم کا جو اصل مقصود ہے اس کا عملی نفاذ اور تنفیذ کی جائے۔ آج کشمیر کے ایشو سے ہم ہٹتے جارہے ہیں۔ پورے پاکستان کی نظریں ہماری طرف ہیں ہم کون سی صدی میں داخل ہورہے ہیں؟ لیکن آج تک مسئلہ کشمیر کو ہم حل نہیں کرسکے۔ ہمارے سٹینڈس (Stands) اس پر بدلتے رہتے ہیں۔ ہم یوٹرن (U turn) لیتے رہتے ہیں، کبھی ہم ایٹمی پروگرام کو رول بیک کرنے کی طرف بیرونی دنیا کو اشارے دیتے ہیں جو انتہائی زیادتی ہوگی۔ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے والی بات ہوگی۔ آپ یہاں اپنے سائنسدانوں کو مضبوط بنائیں۔ ان کا احترام کریں ان کا مقام جیل میں نہیں۔ آج آپ انڈیا میں دیکھیں انہوں نے اپنے سائنسدان کو صدر بنا دیا۔ ایک ریسپیکٹ (Respect) دی ہے۔ لیکن ہمارے سائنسدانوں کو یہاں قوم کے سامنے ننگا کرنے کے لئے پیش کیا گیا۔ جو کہ نہایت افسوسناک ہے۔ آج ہم پاکستان کو تقسیم نہیں کرنا چاہتے۔ لیکن بیرونی طاقتوں، بیرونی حکمرانوں اور دیگر ممالک کی فکر میں ہم نے دیگر ممالک کی حکومتوں کی اسٹیبلیٹی (Stability) کیلئے ہم نے اپنے ملک کو، خصوصاً صوبہ سرحد کو وانا وزیرستان کو داؤ پر لگا دیا ہے۔

آج ہم پھر ایک مغربی پاکستان خدانخواستہ کہیں بنانے کی طرف نہ جارہے ہوں۔ انشاءاللہ جب تک وہاں

پر دیندار طبقہ موجود ہے' غیور قبائلی موجود ہیں' وہ اس کو مشرقی پاکستان نہیں بننے دیں گے۔ لیکن خدارا آپ لوگ عقل کے ناخن لیں' یہ کہاں کی دانشمندی ہے' کہ اپنے ہی قبائلی لوگوں کو ہم القاعدہ کا نام دیں' اپنے علماء اور طلباء کو ہی ہم القاعدہ کا نام دیں اور ان پر گولیاں چلائیں' آج ہمارے بیچارے پاکستانی فوجی جن کی بندوق انڈیا اور امریکہ کی طرف اٹھنی چاہیے تھی وہ بدقسمتی سے اپنے ہم وطنوں پر گولیاں برسا رہی ہیں۔ آج ہمارے کئی فوجی بھائی اس آپریشن میں جان سے ہاتھ دو بیٹھے۔ جس پر ہمیں افسوس ہے۔ اور کئی فوجی جوانوں کا ضیاع ہوا۔ جو کہ ہمارے لئے باعث فخر نہیں ہے۔ خدارا آپ وہاں پر پکڑ دھکڑ ختم کریں' پوری قوم ایک عذاب میں مبتلا ہے۔ پہلے ہم نے افغانستان جیسے مضبوط سدِ سکندری کو توڑ دیا وہاں پر ہمارے اچھے ٹھیک ٹھاک ہمسائے دوست حکومت کر رہے تھے۔ لیکن آج ہم نے وہ سرحد بھی غیر محفوظ بنالی۔ دوسری طرف سے ہمیں انڈیا آنکھیں دکھاتا رہتا ہے' جناب اسپیکر! پاکستان کے دفاع کو مضبوط کرنے کی اس ایوان میں بات کی جائے نہ کہ اسے کمزور کیا جائے۔ آج مدارس کے علماء کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ نئے نئے پرنسپلز (Principles) سکھائے جا رہے ہیں۔ خدارا ہم بہتر سمجھتے ہیں کہ چودہ سو سال سے جو نصاب آ رہا ہے جو نبی کریم ﷺ نے قرآن و حدیث اور فقہ کی تعلیمات دی ہیں وہ کبھی بھی غلط نہیں ہوسکتیں' وہ تمام کی تمام درست ہیں' برحق ہیں۔ آج یہاں پر ہماری حج پالیسی ایک نہیں ہے۔ ہر سال حج پالیسی نئی بنتی ہے' آپ خود سوچیں حج میں کبھی کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ حج کے جو مناسک ہیں وہ وہی ہیں تو آپ حج کی ایک ہی پالیسی ایک ہی دفعہ بنوائیں۔ جو ہر حکومت میں رائج ہو اور قوم کو اس میں تکلیف نہ ہو۔ محترم اسپیکر صاحب! یہاں پر ہم غربت کی بات کرتے ہیں کرپشن کی بات کرتے ہیں۔ جب تک ہمارے قول و فعل میں تضاد ختم نہیں ہوگا۔ ہمارے ہائر طبقات جب غریبوں کے ساتھ انصاف نہیں کریں گے۔ اسمبلیوں میں جس مقصد کیلئے ہم آئے ہیں اسی کیلئے اگر ہم آواز اٹھائیں گے' اپنے آپ کو بنانے اور کامیاب بنانے کیلئے نہیں سوچیں گے تو خود بخود اس ملک سے ایک دن کرپشن ختم ہوگی۔ کرپشن کی جڑ مضبوط نہیں ہوگی' لیکن اگر قول و فعل میں تضاد رہا ہم انہی لوگوں کو دوبارہ آب زمزم سے نہلا کر یہاں پر لائیں کہ یہ پاک ہیں' انہوں نے کرپشن نہیں کی' انہوں نے انگلینڈ' امریکہ اور سوئیزرلینڈ کے بینک اپنے لئے نہیں بھرے۔ اور ان کو ہی ہم بار بار حکمرانی کا موقع دیں تو یہ قوم کے ساتھ سراسر ناانصافی ہوگی۔ جناب اسپیکر! آج آٹا مہنگا ہو رہا ہے' لوگ کہتے ہیں کہ آپ قومی اسمبلی میں آٹے کی باتیں کرتے ہیں میں نے ان سے کہا کہ غریبوں کے منہ میں ہم زیادہ سے زیادہ کیا دیتے ہیں' ایک روٹی کا نوالہ ہی ہوتا ہے اگر آٹا مہنگا ہو' بازار میں میسر نہ ہو پیٹرول مہنگا ہو اس کا بوجھ قوم پر پڑے تو ان کیلئے آواز یہاں نہیں اٹھائیں گے تو کن کیلئے آواز اٹھائینگے۔

جناب اسپیکر! وائنڈ اپ فرمائیں مولانا صاحب۔

مولانا حامد الحق حقانی: میں جناب زیادہ سے زیادہ دو چار منٹ میں بات ختم کر دوں گا۔

جناب اسپیکر: دو میں کرلیں، چار میں نہ کریں۔

مولانا حامد الحق حقانی: ٹھیک ہے جناب اسپیکر! آج سرحد کے عوام پس رہے ہیں، میں پورے پاکستان کی بات کرتا ہوں، پاکستانیت کی بات کرتا ہوں، لیکن میں نے خود محسوس کیا ہے کہ میرے اپنے حلقے NA-6 نوشہرہ نظام پور میں عسکری سیمنٹ فیکٹری میں پنجاب کے بھائی آتے ہیں۔ وہاں سے آرمی ویلفیئر ٹرسٹ ان کو وہاں پر بھیج کر بھرتی کرتی ہے۔ میرے خیال میں یہ میرے حلقے ضلع نوشہرہ اور وہاں کے پسماندہ لوگوں کے حقوق ہیں، یہ ان کا حق بنتا ہے کہ ان غریبوں کو وہاں موقع دیا جائے، بجلی کی رائلٹی بھی صوبہ سرحد کو پوری نہیں دی جارہی ہے۔ آج آپ لوگوں نے مہربانی فرمائی ایک ایک کروڑ روپے کے فنڈز بغیر امتیاز کے آپ نے حلقوں کو دے دیئے۔ لیکن یہ اونٹ کے منہ میں زیرے والی بات ہوگی۔ ہم جناب وزیر اعظم اور وزراء صاحبان جو ہمارے لئے قابل احترام ہیں ان سے درخواست کریں گے کہ خدارا ہمیں بھی پاکستانی شمار کریں۔ ہمارے ساتھ سوتیلے بھائیوں جیسا سلوک نہ کریں۔ ہماری اسکیموں، ہمارے پسماندہ لوگوں کی اسکیموں کو بھی اے ڈی پی میں شامل کروائیں۔ آج ہمارا حلقہ سوئی گیس کیلئے ترس رہا ہے۔ کئی لوگ بجلی کی سہولت اور بنیادی صحت اور تعلیم کی ضرورت سے محروم ہیں۔ وہاں پینے کا پانی علاقہ نظام پور اور خٹک نامہ کے دیگر دیہاتوں میں موجود نہیں ہے۔ آج ہمارے ہاں سڑکوں کی ضرورت ہے، دریائے کابل اکوڑہ خٹک کے علاقہ پر دو بڑے بڑے پلوں کی ضرورت ہے۔ صدیوں سے محروم دریا پار کا علاقہ اس نعمت کے ذریعے سارے علاقے نوشہرہ سے مین روڈ سے منسلک ہوسکے۔ مصری بانڈہ، پیر سباق، زڑہ میانہ، مغلکی اور میرہ جات کے غریب زمیندار بھی ترقی کرسکیں۔ آج ان پلوں پر کام صوبہ سرحد کی حکومت نے روک دیا ہے۔ جس پر ہم احتجاج کرتے ہیں۔ ہمارے فنڈز کو ضائع نہ ہونے دیں۔ اگر صوبہ سرحد کی حکومت بھی ہمارے ساتھ سوتیلی ماں جیسا سلوک کرے گی، آج ہمارے اپنے بھائی وزیر اعلیٰ درانی صاحب جن کو ہم نے مل کر کرسی پر بٹھایا تھا وہ ہمارے علاقہ سے مکر گئے ہیں۔ آج ضلع نوشہرہ میں NA-6 کو انہوں نے صوبہ سرحد کی لسٹ سے باہر نکال دیا ہے۔ اگر آپ حکمران طبقہ مل کر انصاف نہیں کریں گے۔ صوبہ بھی انصاف ہمیں نہیں دے گا۔ مرکز بھی انصاف نہیں دے گا۔ تو ہم کہاں پر اپنی عوام کی آواز لے جائیں گے۔ میں یہاں پر صرف اتنی سی آخری درخواست اور اپیل کروں گا کہ جو باتیں میں نے اور ہمارے ساتھیوں نے یہاں اٹھائی ہیں ان کو صرف تقاریر نہ سمجھا جائے، ان کو صرف ٹی وی کوریج اور اخبارات کی ضرورت نہ سمجھا جائے۔ خدارا آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک موقع دیا ہے۔ تو صرف اپنے عوام کی خدمت کریں۔ اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے آواز اٹھاتے رہیں گے۔ ہم باضمیر نوجوان ہیں۔ جب عوام نے ہمیں بھیجا ہے تو ہماری دلی خواہش ہوگی کہ ہم اپنے لوگوں کی خدمت کریں، حلقے بنائیں اور علاقوں میں تعمیر و ترقی جاری رہے۔ یہ پاکستان بیرونی اور خارجی سازشوں سے ہمیشہ کے لئے محفوظ بنے۔ جزاک اللہ